(11)

اخلاق عقائد کا ایک پرتَو ہوتے ہیں
محنت اور سچ دو اساسی خُلق

(فرمودہ 26 مئی 1950ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مجھے ہیٹ سٹروک (Heat Stroke) کی تکلیف ہوگئی تھی جسے لُو لگنا کہتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے پہلے تو اسہال کی تکلیف ہوگئی اور اس کے بعد سر چکرانے اور اعصابی کمزوری کی شکایت ہوگئی۔ اِس حالت میں میرے لئے مناسب تو نہ تھا کہ میں باہر آتا لیکن چونکہ پچھلے جمعہ میں بھی میں نہیں آ سکا اور جو بعض لوگ باہر سے آئے تھے میری عدم موجودگی سے اُن کو تکلیف ہوئی اور بعض کے خطوط پڑھ کر مجھے تکلیف ہوئی۔ اِس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ جیسا بھی ہو خطبہ پڑھوں تا کہ باہر سے آنے والوں کی دل شکنی نہ ہو۔

تمام احباب جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں اور اُن کی اولادوں کو بھی جاننا چاہیے کہ وہ احمدیت میں داخل اِس لئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے اندر کوئی نئی تبدیلی پیدا کریں۔ اخلاق، عقائد کا ایک پرتَو ہوتے ہیں۔ بظاہر اخلاق ایک چھوٹی چیز نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ بہت بڑی چیز ہیں۔ عقائد کا تعلق آسمانی چیزوں سے ہوتا ہے اور اخلاق کا تعلق زمینی چیزوں سے ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو روح اور جسم کا جو تعلق اور جوڑ ہمیں نظر آتا ہے بعینہٖ وہی تعلق اور اسی طرح کا جوڑ اخلاق اور عقائد میں ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت اخلاقی پہلو کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہی۔

میں اِس وقت جماعت کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ پہلے مختصراً بتاتا ہوں پھر خدا نے اگر توفیق عطا کی تو مفصّل بیان کروں گا۔ پہلے ساکنینِ قادیان اور پھر ساکنینِ ربوہ کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ اُن کے اخلاق تمام جماعت کے لئے نمونہ کے طور پر ہیں۔ اِس لئے انہیں اپنے اخلاق کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

اخلاقی باتوں میں سب سے اہم چیز محنت ہے۔ سچائی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے، انصاف اور فرائض کی ادائیگی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے، بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ پس محنت ایک اساسی خُلق ہے۔ لیکن عام طور پر کام کرنے والوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ کام کو ایک گلے پڑا ڈھول سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے فرائض کو پوری طرح سرانجام نہیں دیتے اور اِس طرح وہ لوگ جن کو اُن کی محنت سے فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ اُس کے فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔

دوسرا اساسی خُلق سچ ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹ بے شک ایک ایسی چیز ہے جو ایسی چیزوں سے تعلق رکھتی ہے جو سامنے نہیں ہوتیں۔ لیکن انسان تجربہ کے بعد ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ سمجھ سکتا ہے کہنے والا سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ کہہ رہا ہے۔ اِس کے علاوہ بعض دفعہ اَور لوگ سچ بول کر اُس کے جھوٹ کو ظاہر کردیتے ہیں۔ پس جھوٹ ایک اساسی گناہ ہے اور سچ ایک اساسی خُلق ہے۔ پہلا فعل گناہ اور قطعی گناہ ہے اِس کو چھوڑنا چاہیے۔ اور دوسرا ایک فرض اور قطعی فرض ہے اُس کو اختیار کرنا چاہیے۔ اور یہ دونوں چیزیں اساسی ہیں اور جماعت کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس حد تک ان پر کاربند اور عمل پیرا ہے۔ خصوصاً ساکنینِ ربوہ اور ساکنینِ قادیان کو چاہیے کہ وہ اس طرف خاص توجہ دیں اور اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کریں۔ یہ دونوں خُلق جن کو میں نے بیان کیا ہے ایسے ہیں جن کے بعض حصے ہر ایک انسان پر ظاہر نہیں ہوتے۔ تم میں سے بعض جھوٹ کی تمام تعریفیں نہیں سمجھتے لیکن تم میں سے ہر ایک جھوٹ کے کوئی نہ کوئی معنے ضرور سمجھتا ہے۔ اگر جھوٹ کی سَو قسمیں ہوں تو کوئی اُن میں سے پچاس سے واقف نہ ہوگا۔ اور اگر پچاس ہوں تو کوئی ان تمام پچاس تعریفوں سے واقف نہ ہوگا۔ لیکن وہ ان میں سے کسی ایک کا تو ضرور واقف ہوتا ہے۔ اِسی طرح محنت ہے۔ اِس کی کئی اقسام ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص بارہ گھنٹے کام کرے اور وہ محنتی نہ ہو اور دوسرا سات گھنٹے کام کرے اور وہ محنتی ہو۔ لیکن ہر ایک آدمی محنت کی

کوئی نہ کوئی تعریف کرتا ہے اور جانتا ہے کہ محنت کس کو کہتے ہیں۔

پس جماعت کو چاہیے کہ وہ اپنا محاسبہ کرے اور اپنے حالات کا جائزہ لے کر یہ فیصلہ کرے کہ یہ میرے نزدیک جھوٹ اور یہ سچ ہے۔ اور ان میں سے کس کو میں نے ترک کرنا تھا اور کس کو اختیار کیا ہے۔ اور کس کو اختیار کرنا تھا اور کس کو میں نے ترک کیا ہے۔ اور صحیح تعریف کے مطابق چل رہا ہوں یا نہیں۔ اور اس پر عمل کر رہا ہوں یا نہیں۔

اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ جھوٹ کی تعریف اللہ تعالیٰ کے انبیاء، صلحاء، علماء اور دنیاوی عالم جو سمجھتے ہیں وہ تم میں سے ہر ایک نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن جتنا اسے تم نے سمجھا ہے تم اُس سے پرہیز کرو۔ اِسی طرح تم محنت کی تعریف نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن جو معنے محنت کے تمہارے نزدیک اور تمہارے ذہن میں آتے ہیں اُن کے مطابق محنت کرو۔ اور جو معنے تمہارے نزدیک جھوٹ کے ہیں اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے جھوٹ مت بولا کرو۔ یہاں تک کہ میں اِن دو صفات پر مزید روشنی ڈال کر تم کو ان سے زیادہ سے زیادہ واقف کر دوں۔"

(الفضل مؤرخہ 3 جون 1950ء)